حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق اطلاع

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب اپنے ۲۹/۷ کے خط میں تحریر فرماتے ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی طبیعت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا۔ اسہال آ رہے ہیں طبیعت اچھی نہیں ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب بی بی ناصرہ بیگم معہ بچگان کل کراچی سے کوئٹہ پہونچے۔ کل چوہدری بہاء الحق صاحب وکیل الصنعت دفتری کام کے سلسلہ میں کراچی سے کوئٹہ آئے۔

کشمیر کمیشن آئندہ اقدام کا اعلان ۴۸ گھنٹوں کے اندر کر دیگا

سرینگر ۲۹ر جولائی۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ اتحادی قوموں کا کشمیر کمیشن آئندہ ۴۸ گھنٹوں میں اپنے آئندہ اقدام کا اعلان کر دے گا۔ کل سرینگر میں کمیشن کا دو گھنٹے سے زائد عرصے تک اجلاس ہوا جس میں کشمیر میں عارضی صلح کی سب کمیٹی کی رپورٹ پر بحث ہوئی۔ کشمیر کمیشن کے فوجی مشیر نے دونوں وفدوں کے مشورے اور سمجھوتے سے متعلقہ نظریات پیش کئے۔

— بمبئی ۲۹ر جولائی۔ حکومت بمبئی نے کل راشٹریہ سیوک سنگھ کے ۱۸ رضاکاروں کو خلاف قانون پریڈ کرنے اور سنگھ کے جھنڈے کو سلامی دینے کے جرم میں گرفتار کر لیا۔

سابق ممبران اسمبلی کے خلاف تحقیقات مکمل ہوگئی۔ ۱۸ کے خلاف مقدمے رجسٹر کرانے کا حکم

لاہور ۲۹ر جولائی معلوم ہوا ہے کہ مغربی پنجاب کے تمام سابق ایم۔ ایل۔ ایوں کے خلاف الزامات کی ابتدائی تحقیقات ہو چکی ہے۔ ان ممبروں میں سابق وزیر بھی شامل ہیں۔ اس معاملے میں صوبہ بھر میں تفصیلات بڑی احتیاط سے فراہم کی گئی ہیں۔ ان ممبروں کے تین زمرے ہیں۔ پہلے زمرے میں ۱۸ ارکان ہیں۔ ان کے خلاف جائدادوں کو خورد برد کرنے اپنی سرکاری حیثیت کا ناجائز فائدہ اٹھانے کے الزامات ہیں۔ ان کے خلاف مضبوط شہادتیں فراہم کی جا چکی ہیں۔ اور مغربی پنجاب کے گورنر نے حکم دیا ہے۔ کہ ان کے خلاف مقدمات رجسٹر کر کے باقاعدہ مقدمے چلائے جائیں۔ دوسرے زمرے میں بھی ۱۸ ارکان ہی ہیں۔ ان کے خلاف تا حال مضبوط شہادتوں کی تحقیقات جاری ہے۔ باقیوں کے خلاف کوئی سنگین الزامات نہیں ہیں

تجدید معاہدہ نہ ہو سکی

طہران ۲۹ر جولائی۔ آج ایرانی مجلس کا ہنگامی اجلاس ختم ہو گیا۔ مجلس اجلاس کے آخر تک اینگلو ایرانی آئل کمپنی سے تجدید معاہدہ تیل کا بل پاس کرنے میں کامیاب نہ ہو سکی۔ کیونکہ صرف مخالف اس بات کے حق میں تھا۔ کہ اب کے کمپنی کے منافعوں کا زیادہ حصہ ایرانیوں کو ملنا چاہیئے۔ اس نئے معاہدے میں رائلٹی چار شلنگ فی ٹن سے بڑھا کر چھ شلنگ فی ٹن کی گئی ہے۔ اور تیل پر ایکسائز ڈیوٹی و پنس فی ٹن سے بڑھا کر ۱۲ پنس فی ٹن کر دی گئی ہے۔ وزیر اعظم ایران آقائی محمد سعید نے وعدہ کیا کہ مجلس کے آئندہ اجلاس سے پہلے پہلے جو کم از کم دو ماہ تک ہوگا وہ منافعوں میں ایرانی حصے کی زیادتی سے متعلق بھی بات چیت کریں گے۔

کشمیر کا منصفانہ حل ہو سکتا ہے — مضبوط رہنا شرط ہے

لاہور ۲۹ جولائی آج لاہور امپرومنٹ ٹرسٹ کی دعوت پر نئے شاہ عالمی بازار کا افتتاح کرتے وقت ایک سپاسنامے کا جواب دیتے ہوئے مغربی پنجاب کے گورنر سر فرانسس موڈی نے کہا کہ اگر پاکستان مضبوط رہا تو مجھے اعتماد ہے وہ کشمیر کے معاملے کا منصفانہ حل کرانے میں کامیاب ہو سکے گا۔ آپ نے کہا میں پاکستان سے جانے کے بعد مسئلہ کشمیر اور مہاجرین کی آبادکاری کی رفتار کا باقاعدہ مطالعہ کرتا رہونگا۔ آپ نے آخر میں فرمایا مغربی پنجاب کے عوام کو چاہیئے۔ کہ وہ آئندہ انتخابات میں آزاد شہریوں کی طرح اپنے حق کو استعمال کریں۔ اور ووٹ دینے کے سلسلے میں کسی طبقے یا جماعت کا اثر قبول نہ کریں۔

"کانٹون" خالی ہو رہا ہے

ہانگ کانگ ۲۹ جولائی۔ چینی اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ نیشنلسٹ حکومت کانٹون کو خالی کرنے کی تیاریاں کر رہی ہے۔ ضروری دستاویزات ایک خاص کمیٹی کے سپرد کی جا رہی ہیں۔ تاکہ چنگ کنگ پہونچا دی جائیں۔ یہ شہر کانٹون سے شمال مغرب کی طرف ۶۰۰ میل کے فاصلہ پر ہے "کمیونسٹ" اخبار جو اس کا راوی ہے کا کہنا ہے کہ سرکاری ملازموں کے کنبوں کا انخلاء بھی جاری ہے۔ یاد رہے کہ نیشنلسٹ حکومت نانکنگ سے کانٹون فروری میں آئی تھی۔

روسی جرمن میں حصول طلاق کو آسان ترین بنانے کے احکام

لندن ۲۹ر جولائی۔ برلن سے اطلاعات مظہر ہیں کہ روسیوں نے روسی اقتدار والے جرمن کے منتظمین کو ہدایت کر دی ہے کہ اس خطے میں طلاق کو بہت سستا اور آسان بنا دیا جائے۔ لیکن طلاق کے مقدمات قصباتی عدالتوں کی بجائے ضلع کچہریوں میں سنے جائیں گے ان مقدمات کی سماعت کا لائحہ عمل یہ تجویز ہوا ہے۔ درخواست دہندوں کو وکیل کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ وہ اپنے مقدمات کی وکالت خود ہی کریں گے۔ لیکن اگر انہیں کوئی ایسا خیال ہو۔ کہ عدالت بہت زیادہ قانونی پہلو اختیار کرے گی۔ اور عام انسانی جذبات کا لحاظ کم رکھا جائے گا۔ تو درخواست دہندہ مطالبہ کر سکیں گے کہ عدالت کے ساتھ دو عام شہریوں کو بٹھایا جائے۔ جو عدالت کو بوقت ضرورت ٹوک سکیں۔

یاد رہے کہ جرمن کے اس روسی خطے میں طلاق کے سلسلہ میں خود روس سے بھی زیادہ آسانیاں پیدا کر دی گئی ہیں۔ وہاں نئے دلوں ازدواجی زندگی کو خوشگوار بنانے کے لئے کچھ پابندیاں عائد کر دی گئی تھیں۔ (دستار)

اب استصواب پر زور دیجئے

سیالکوٹ ۲۹ر جولائی۔ جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کے رائے شماری کے منصرم چوہدری حمید اللہ نے ایک بیان میں امید ظاہر کی ہے۔ اب جبکہ کشمیر میں عارضی صلح کے لئے حدود کا تعین ہو چکا ہے۔ تو کمیشن اب استصواب والی دفعہ پر بھی عمل کرانے کی پوری کوشش کرے گا۔ اور ہندوستان کو غیر جانبدارانہ استصواب رائے میں مزید رکاوٹیں ڈالنے نہیں دے گا۔ آپ نے اپنے بیان میں جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کے اس عزم کا اظہار بھی کیا۔ کہ وہ کشمیر کے مسئلے کا حل سوائے استصواب کے اور کوئی ماننے کے لئے تیار نہیں ہے۔

پانی کے متعلق بین الملکتی کانفرنس

کراچی ۲۹ر جولائی۔ پنجاب کی مشترکہ نہروں کے پانیوں کے متعلق نئی دہلی میں اگلے مہینے ایک بین الملکتی کانفرنس ہوگی۔ جس میں پاکستانی وفد کی قیادت پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان کریں گے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ویسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس موہن لال روڈ لاہور سے طبع کرا کر نمبر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

ربوہ میں درس القرآن کے اختتام کی تقریب

ربوہ میں مورخہ [۲۶] جولائی ۱۹۴۹ء کو قرآن کریم کے درس کا آخری حصہ جو مولوی غلام احمد صاحب بدوملہی کے سپرد تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیر و خوبی ختم ہو گیا۔ مولوی صاحب موصوف نے سورہ اخلاص تک درس جاری رکھا اور اس کے بعد حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے قرآن کریم کی آخری دو سورتوں (سورہ فلق اور سورہ والناس) کی تشریح فرمائی۔ دعا شروع ہونے سے پہلے مکرم سید ولی اللہ شاہ صاحب امیر جماعت احمدیہ ربوہ نے مختلف دوستوں اور بہنوں کے نام پڑھ کر سنائے۔ جنہوں نے دعا کے واسطے بذریعہ تار و خطوط تحریک فرمایا تھا۔ اس کے بعد اپنے قادیان کے دوستوں کے لئے خاص طور پر دعا کی تحریک فرمائی۔ اور اسی سلسلے میں مکرم مولوی برکات احمد صاحب کا ایک خط جس میں انہوں نے قادیان میں رمضان المبارک کے حالات لکھے تھے پڑھ کر سنائے۔

مکرم شاہ صاحب کے بعد حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے بیرونی مبلغین اور درس القرآن میں حصہ لینے والوں کے لئے خاص طور پر دعا کی تحریک فرمائی۔ اور پھر خاکسار نے حضرت مفتی صاحب اور دیگر دوستوں کا جنہوں نے اس رمضان میں درس دیا تھا خاص طور پر شکریہ ادا کیا۔ اور دعا کی بھی تحریک کی۔ اس دفعہ رمضان المبارک میں درس دینے والے احباب حسب ذیل ہیں:-

(۱) مولانا ابوالعطاء صاحب (۲) مولانا شمس صاحب (۳) قریشی محمد نذیر صاحب ملتانی (۴) مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل (۵) مولوی غلام احمد صاحب بدوملہی (۶) حضرت مفتی محمد صادق صاحب۔

احباب کرام ان بزرگوں کی درازی عمر کے لئے اور طول خدمت دین کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ اس کے بعد ٹھیک ۶ بجے دعا شروع ہوئی اور اعلان کیا گیا کہ قادیان میں بھی اسی وقت دعا شروع ہوگی۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے بلند آواز سے ادعیہ مسنونہ کی تلاوت فرمائی اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے لئے۔ حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی صحت کے لئے دیگر افراد خاندان کے لئے اور مبلغین سلسلہ کے لئے بلند آواز سے دعا فرمائی اور ربوہ کے کثیر تعداد مردوں اور عورتوں نے دعا میں شرکت فرمائی۔

نائب ناظر تعلیم و تربیت

شادی فنڈ

ہمارے ملک میں بیاہ اور شادی کے موقعہ پر اور بعض اور خوشیوں کے مواقع پر مختلف نوعیت کی بد رسومات منائی جاتی ہیں۔ جن میں لوگ دوسروں کی واہ واہ کی خاطر سینکڑوں روپے پانی کی طرح بہا دیتے ہیں۔ جو اس کے بعد میں مقروض ہی ہو جاتے ہیں بلکہ اکثر اوقات مقروض ہو جاتے ہیں اور اپنے آپ کو تباہ و برباد کر لیتے ہیں اور یہ محض اس لئے کرتے ہیں کہ ان کے قبیلے میں ان کی ناک نہ کٹ جائے اور ان کو خجالت اور شرمندگی نہ اٹھانی پڑے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ لَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا کہ نہ تو بنا ہاتھ اپنے ہاتھ کو اپنی گردن کی طرف اور نہ تو کھول دے اسے پورا کھولنا۔ پس ان دونوں صورتوں میں نتیجہ یہ ہوگا کہ تو بیٹھ جائے گا ملامت کیا گیا پشیمان۔ یعنی نہ تو خدا تعالیٰ بخل کو پسند کرتا ہے اور نہ ہی وہ اسراف و فضول خرچی کو پسند کرتا ہے۔ کیونکہ یہ دونوں صورتیں انسان کے لئے تباہی و بربادی کے رستے کھولتی ہے۔

خدا تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے ہمیں اس قسم کی بد رسومات سے اور جھوٹی عزت کے حصول کی خاطر فضول خرچی اور اسراف سے محفوظ کیا۔ پس ہمیں خدا تعالیٰ کے اس احسان کے بدلے شکریہ کے طور پر خوشی کی تقریبوں کے موقعہ پر۔ مثلاً شادی پر۔ بچہ کی پیدائش پر۔ امتحان میں کامیابی پر۔ تجارت میں غیر معمولی نفع حاصل ہونے پر۔ روزگار ملنے پر۔ انعام یا ترقی پانے پر اور اس قسم کی خوشیوں کے مواقع حاصل ہونے پر کچھ نہ کچھ رقم ضرور شادی شکرانہ فنڈ میں جمع کرانی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرماتا ہے لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ کہ اگر تم ہماری نعمتوں کا شکر کرو گے تو ہم تمہیں اور زیادہ دیں گے۔ پس جب کبھی خدا تعالیٰ ہمیں ہر خوشی کا موقعہ دے تو بجائے اس کے کہ ہم روپے کو ادھر ادھر ضائع کریں ہمیں چاہئے کہ ہم اس روپیہ کو شادی شکرانہ فنڈ میں جمع کروائیں اور قومی فنڈ کو مضبوط کریں۔ قومی فنڈ کی مضبوطی ہماری مضبوطی ہے اور اس کی کمزوری ہمارے لئے باعث نقصان ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو اسراف سے محفوظ رکھے اور قومی فنڈ کے مضبوط کرنے کی توفیق عطا کرے۔

عہدیداران مقامی اگر اس قسم کی تقریبات پر اس مد میں چندہ وصول کرنے کی کوشش کریں تو اس قسم کے مواقع پر معمولی سی تحریک بھی کامیاب ہو سکتی ہے۔ اور مرکزی فنڈ کو مضبوط کرنے کا باعث بن سکتی ہے۔

نظارت بیت المال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم اپنے وطن سے دور ہیں

دیکھ کر تجھ کو ہلال عید سب مسرور ہیں
نور کی اک منحنی سی ہے افق پر تو لکیر
عرش سے لایا ہے تحفہ عید کا ان کیلئے
قادیاں پر بھی ہؤا ہوگا یونہی جلوہ فگن

پارسا بھی اس مقدس جام سے مخمور ہیں
مؤمنوں کے دل مگر سینوں میں کوہ طور ہیں
کیا ہؤا اہل خشوع و عجز گر مغرور ہیں
کیونکہ تو آزاد ہے۔ افسوس ہم مجبور ہیں

تو خوشی لایا ہے بیشک شکریہ صد شکریہ
پر خوشی کیسی۔ کہ ہم اپنے وطن سے دور ہیں

تنویر

لوکل آڈیٹر اپنے فرائض سر انجام دیں

جملہ انجمن ہائے احمدیہ میں ایک عہدہ آڈیٹر کا رکھا گیا ہے۔ اس عہدہ پر مقرر شدہ دوستوں کا فرض ہے کہ وہ ہر ماہ اپنی جماعت کے تمام حسابات کی پڑتال کریں اور دیکھیں کہ چندہ کی رسیدیں بیت المال کی مہیا کردہ رسید بکوں سے کاٹی جاتی ہیں یا نہیں اور یہ کہ ہر رقم کا رجسٹر روزنامچہ میں اندراج کیا جاتا ہے اور چندہ کی رقوم بروقت مرکز سلسلہ میں بھجوائی جاتی ہیں اور ان کو ناجائز طور پر مقامی جماعت میں روکا تو نہیں جاتا۔ اپنا معائنہ ہر ماہ کرنے کے بعد اپنے معائنہ کی رپورٹ مقامی جماعت کی معائنہ بک میں درج کریں۔ اور جو نقص معلوم ہوں انہیں دور کرنے کی طرف توجہ دلائیں اور اس کی اطلاع مرکز میں بھی دیں۔ اب مقامی آڈیٹر صاحبان غور کریں کہ وہ اپنے اس فرض کو کما حقہٗ سر انجام دے رہے ہیں یا نہیں۔ اگر اس کا جواب نفی میں ہو تو ان کو چاہئے کہ اب یہ کام مستعدی سے شروع کر کے اور تلافی مافات کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔

ناظر بیت المال ربوہ

سوئٹزرلینڈ میں عید الفطر کی تقریب

مکرم شیخ ناصر احمد صاحب بی۔ اے انچارج سوئٹزرلینڈ مشن بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و خوبی عید الفطر کی تقریب ادا کی گئی۔ جس میں نو مسلم احمدی دوستوں کے علاوہ متعدد مصری۔ عربی اور ترکی مسلمان بھی شامل ہوئے۔

زکوٰۃ کیا ہے؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"زکوٰۃ کیا ہے یؤخذ من الاغنیاء ویرد الی الفقراء۔ امراء سے لے کر فقراء کو دی جاتی ہے اس میں اعلیٰ درجہ کی ہمدردی سکھائی گئی ہے۔ اس طرح باہم گرم سرد ملنے سے مسلمان سنبھل جاتے ہیں۔ امراء پر یہ فرض ہے کہ وہ ادا کریں۔ اگر یہ بھی فرض ہوتا تو بھی انسانی ہمدردی کا تقاضا تھا کہ غرباء کی مدد کی جاتی مگر اب میں دیکھتا کہ ہمسایہ اگر فاقہ مرتا ہے تو پرواہ نہیں۔ اپنے عیش و آرام سے کام ہے۔ جو بات خدا تعالیٰ نے رکھی ہے۔ دل میں ڈالی ہے میں اس کے بیان کرنے سے رک نہیں سکتا۔ انسان میں ہمدردی اعلیٰ درجہ کا جوہر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ یعنی تم ہرگز اس نیکی کو حاصل نہیں کر سکتے جب تک اپنی پیاری چیزوں کو اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو۔ یہ طریق اللہ کو راضی کرنے کا نہیں۔ کہ مثلاً ہندو کی گائے بیمار ہو جائے اور وہ کہے کہ اچھا اسے منس دیتے ہیں۔ بہت سے لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ باسی اور سڑی روٹیاں جو کسی کام نہیں آسکتی ہیں۔ فقیروں کو دے دیتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ ہم نے خیرات کر دی۔ ایسی باتیں اللہ تعالیٰ کو منظور نہیں اور نہ ایسی خیرات مقبول ہو سکتی ہے۔ وہ تو صاف طور پر کہتا ہے۔ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون۔ حقیقت میں کوئی نیکی نیکی نہیں ہو سکتی جب تک اپنے پیارے مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس کے دین کی اشاعت۔ اور اسکی مخلوق کی ہمدردی کے لئے خرچ نہ کرو۔"

(بدر [۱۹۰۸ء] جز ۳)

پس ایسے احباب کو جنہیں خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے صاحب نصاب بنایا ہے چاہیئے کہ وہ مطابق شریعت اسلامیہ زکوٰۃ ادا کر کے حقداروں کو پہنچانے والے ہوں جو کسی تنگی میں اپنے اموال میں حصہ دار ہیں

(نظارت بیت المال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل لاہور
۳۰ جولائی ۱۹۵۱ء

علمی ترقیاں اور اسلام

اس وقت ایک طرف ہم دیکھ رہے ہیں کہ مغرب علمی سائنس میں بہت ترقی کر گیا ہے۔ اور اس ترقی نے اس کو علمی سیاست میں ایک خاص پوزیشن دے رکھی ہے۔ مغرب کا انتہائی ترقی کر جانا بظاہر اس وجہ سے نظر آتا ہے۔ کہ اس نے مذہب سے بالکل بے پروائی اختیار کر کے صرف انسانی دانشمندی کو اپنا رہنما بنا لیا ہے۔ اس میں واقعی ایک صداقت ہے۔ مغربی اقوام یورپ میں احیائے علوم کے زمانہ سے شاہراہ ترقی پر گامزن ہیں۔ اور اسی زمانہ سے یہ اقوام اس مذہب کے متعلق بے پروائی برتنے لگی ہیں۔ جو ان میں رائج ہو چکا تھا یہ مذہب مسخ شدہ عیسائیت تھی۔ جو سراسر عقل کے خلاف چند اعتقادات کا مجموعہ ہو کر رہ گئی تھی۔ اس کے نزدیک ہر وہ بات جو عقل انسانی اور فطرت کے مطابق مشاہدہ یا تجربہ کی رو سے ثابت ہوتی تھی۔ غلط سمجھی جاتی تھی۔ الوہیت کے متعلق عیسائیت کا ایک تین اور تین میں ایک عجیب و غریب لادینی تصور اور اس کے متعلقات فطری گناہ کفارہ۔ رہبانیت وغیرہ اور وہ بے معنی رسومات جو اس تصور کو سہارا دینے کے لئے پادریوں نے ایجاد کر لی تھیں۔ چنانچہ علم سے بے بہرہ ازمنہ وسطیٰ کی یورپی اقوام کے ذہنوں پر مسلط ہو چکے تھے۔ وہ دور احیائے علوم میں جو اسلام کے قرب کی وجہ سے اس مردہ انسانیت میں از سر نو زندگی پیدا ہوئی۔ تو ناممکن تھا۔ کہ ایسے غیر معقول مذہب کے خلاف بغاوت نہ ہوتی۔

اس بغاوت کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ یورپ میں دو گروہ پیدا ہو گئے۔ ایک تو وہ جو عیسائیت کے پرانے اعتقادات پر جما رہا اور دوسرا وہ جو ان اعتقادات سے آزاد ہو کر غور کرنے لگا۔ ان دونوں گروہوں میں کافی دیر تک جنگ جاری رہی۔ اور وہ گروہ جو آزاد دماغ کا حامی تھا۔ رفتہ رفتہ چھا گیا۔ یہاں تک کہ تمام یورپ میں اسکی فوقیت قائم ہو گئی۔ چونکہ ان لوگوں کے ذہن میں مذہب کے معنی مسخ شدہ عیسائیت تھی۔ اس لئے انہوں نے تمام مذہب کو ہی محض چند غیر معقول اعتقادات کا مجموعہ سمجھ لیا۔ اور اس کو معقولیت اور دانشمندی کی ضد قرار دے دیا۔ انہوں نے خیال کیا۔ کہ مذہب کی بنیاد محض تخیلات پر ہے حقیقت کچھ نہیں۔ اس لئے جو اخلاقی عمارت ایسی کھوکھلی بنیاد پر تعمیر ہوگی۔ وہ پائیدار نہیں ہو سکتی۔ ہمیں خود فطرت انسانی کی ٹھوس چٹان پر یہ عمارت اٹھانی چاہیئے۔

یہ درست ہے۔ کہ بعض مغربی مفکرین نے اس نئے دور میں بھی عیسائیت اور خداوند یسوع مسیح پر ایمان کو قائم رکھا ہے۔ لیکن خالص علمی دنیا میں اسکی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ مذہب کو سائنس کی ضد اور اس کے منافی سمجھ کر ارتقا کے راستہ میں ایک روک خیال کیا جاتا ہے۔ چونکہ مغرب نے اپنی اسی ذہنیت کی وجہ سے مادی علوم اور عملی سائنس میں انتہائی ترقی کر لی ہے۔ اس لئے بظاہر آزاد خیال لوگوں کا نظریہ ہر جگہ مقبول ہو رہا ہے۔ اور جو مسلمان اقوام بھی اپنے دین سے سیاسی علماؤں اور بے چند صوفیوں کی مہربانی کی وجہ سے ناواقف ہو گئے ہیں۔ انہوں نے بھی مغربی اقوام کے نتائج دوبارہ معرکہ مذہب و سائنس کو بہت حد تک قبول کر لیا ہے۔ اور اب ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ مغرب سے شکست خوردہ علماء اسلام کو بھی اسی طرح کا ایک مذہب خیال کر کے جس طرح کا مذہب عیسائیت ہے۔ اسے بھی سائنس کی ضد خیال کرنے لگے ہیں۔ اور یہ کہتے ہیں کہ مسلمان قرآن کی تعلیم پر عمل کر کے ترقی حاصل نہیں کر سکتے۔ علوم کے متعلق ان کو بھی وہی رجحان بنانا پڑے گا۔ جو مغربی اقوام کا ہے۔ ورنہ وہ جنگ حیات میں ہمیشہ ہزیمت خوردہ رہیں گے۔

واقعی اگر اسلام بھی عیسائیت کی طرح چند غیر معقول توہمات کا مجموعہ ہے۔ تو جتنی جلدی ہو سکے۔ ہمیں اس سے نجات حاصل کر لینی چاہیئے۔ کیونکہ خواب و خیال دنیا میں ایسی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کا فنا ہو جانا ہی اچھا ہے۔ لیکن کیا اسلام بھی واقعی چند غیر معقول توہمات کا مجموعہ ہے۔ کیا واقعی دین اسلام کی بنیاد بھی محض کھوکھلے تخیلات پر ہے۔ اور اسکی اخلاقی عمارت بھی کسی ٹھوس چٹان پر نہیں اٹھائی گئی۔ اگر کوئی شخص ایسا خیال کرتا ہے۔ تو اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ وہ اسلام کی الف۔ ب سے بھی نابلد ہے۔ اس نے کبھی قرآن کریم کا مطالعہ کیا ہی نہیں۔ اس کا تصور اسلام محض سیاسی علماؤں اور بے چند صوفیوں کا ایجاد کردہ ہے۔ اور وہ تصور نہیں ہے۔ جو خود اسلام نے پیش کیا ہے۔ اور جو قرآن کریم اور اسوہ رسول اللہ سے ثابت ہوتا ہے۔ آؤ اس پر غور کریں۔ اور دیکھیں کہ آیا اسلام بھی سائنس اور علوم کی ضد ہے۔ یا ان کا ممد و معاون۔

اس مختصر سے مضمون میں ہم تمام تفصیلات میں نہیں جا سکتے۔ تفصیلات تو کیا ان کا خلاصہ بھی نہیں بیان کر سکتے۔ اس لئے ہم صرف چند اشارات پر ہی اکتفا کریں گے۔ ہماری غرض ہے۔ کہ اسلام کا بنیادی اصول دو چھوٹے چھوٹے فقروں میں بیان کر دیا گیا ہے۔ اور وہ دو فقرے ہیں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ ان میں پہلے فقرے لا الہ الا اللہ کا مطلب یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں یعنی سوا اللہ تعالیٰ کے تمام کائنات مخلوق ہے۔ کائنات کے مظاہر میں سے ایک بھی ایسی چیز نہیں۔ جس کے سامنے انسان جھکے اس کا نتیجہ کیا ہے یہی کہ انسان اپنے اعمال کا جواب دہ صرف ایک ہی ذات کے سامنے ہے۔ دوسری کسی چیز کے سامنے نہیں۔ باقی تمام مخلوقات سے جس طرح چاہے۔ وہ سلوک کر سکتا ہے۔ اس بات میں وہ مختار بنا دیا گیا ہے۔ دوسرے فقرہ محمد رسول اللہ کا مطلب یہ ہے۔ کہ اگرچہ مخلوقات کے ساتھ سلوک کرنے میں انسان کو مختار بنا دیا گیا ہے۔ لیکن وہ محدود العقول ہونے کی وجہ سے ان کا ایسا استعمال کر سکتا ہے۔ جو اس سکیم کے خلاف پڑتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ نے ان کے ارتقا کے متعلق تجویز کر رکھی ہے۔ جس راستہ پر اسکو چلانا منظور ہے۔ وہ عمیق غاروں اور سنگین چٹانوں سے پٹا ہوا ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ رہنمائی کے لئے راہ پر مینار روشنی کھڑے کئے جائیں۔ جن کو دیکھ کر وہ بھٹکنے سے محفوظ ہو جائے۔

اب ذرا پہلے فقرے لا الہ الا اللہ پر پھر غور کیجئے اور اسکی روشنی میں قرآن کریم کی مندرجہ ذیل دعائیہ آیات پر غور فرمائیے۔

ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنة وفی الاٰخرة حسنة وقنا عذاب النار۔

یعنی اے ہمارے رب اس دنیا میں بھی ہمیں اچھائی عطا کر اور قیامت میں بھی اچھائی عطا کر۔ اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ ہمیں تمام مخلوقات سے جس طرح ہم چاہیں۔ سلوک کا اختیار دیا گیا ہے۔ کیونکہ جیسا کہ ہم اوپر کہہ آئے ہیں۔ پرستش کے لائق صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اٰتنا فی الدنیا حسنة کی دعا سکھا کر اسی طرف اشارہ کیا ہے۔ کہ ہم تمام مخلوقات سے ایسا کام لے سکتے ہیں۔ جو ہماری جسمانی اور روحانی زندگی کے مفاد کے لئے ضروری ہے۔ بےشک دنیا کے اعمال بھی وہی اچھے ہیں جن کا نتیجہ آخرت میں اچھا ہو۔ لیکن یہاں اللہ تعالیٰ نے دنیا اور آخرت کی اچھائی کا الگ الگ ذکر کر کے اس بات پر زور دینا چاہا ہے۔ کہ دنیا کے مظاہر بے فائدہ طور پر نہیں بنا دیئے گئے۔ بلکہ ان کا انسانی زندگی کے ساتھ نہایت گہرا تعلق ہے۔ اور ارتقائے حیات میں جس کا حقیقی مقصد آخرت کی اچھائی حاصل کرنا ہے دنیا کی یہ مادی اشیاء ان کے قویٰ اور تاثیریں نہایت اہم پوزیشن رکھتی ہیں۔ ان طاقتوں کو جو کائنات میں کام کر رہی ہیں۔ اپنے استعمال میں لانا ان کے لئے نہ صرف جائز ہے۔ بلکہ نہایت ضروری ہے۔ الغرض اسلام کی تعلیم دنیاوی حقائق کے متعلق معلومات جمع کرنے اور ان کو اپنے مفاد کے لئے استعمال کرنے میں موجودہ مغربی ذہنیت کے رجحانات سے ہرگز کم نہیں ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ باب اسلام نے ہی کھولا ہے۔ کیونکہ اسلام نے ہی ان تمام توہمات کا قلع قمع کیا ہے۔ جو فطری حقائق کے ساتھ لادینی رجحانات نے چمٹا دیئے تھے۔ یہاں تک کہ لوگ ادنیٰ سے ادنیٰ چیز کو بھی الوہیت کا مقام دینے لگے تھے۔ اور کیڑوں مکوڑوں تک کی بھی پرستش کرتے تھے۔ اسلام نے غیر اللہ اشیاء کے جسم سے تمام الوہیت کا عارضی لباس اتار کر پھینک دیا ہے۔ اور ان کو بالکل عریاں کر دیا ہے۔ اور وہ چیزیں جو ان کا خدا بنی ہوتی تھیں۔ سب اسکی غلام بن گئی ہیں۔

جب سوا اللہ تعالیٰ کے کوئی چیز پوجنے کے قابل نہ رہی۔ اور ہر چیز اسکی مخلوق قرار دے دی گئی ہے۔ تو اب ان سے ڈرنے اور خوف کھانے اور ان کو پوجنے کا تو سوال ہی باقی نہیں رہتا۔ بلکہ اس کا صاف نتیجہ یہی پیدا ہوتا ہے۔ کہ یہ تمام مخلوق اس ہستی کے مفاد کے لئے ہے۔ جو اس کو اپنی زندگی کی افزائش کے لئے استعمال کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے اگر انسان میں ایسی صلاحیت موجود ہے۔ اور انسان کی موجودہ ترقیات ثابت کرتی ہیں۔ کہ اس میں ایسی صلاحیت موجود ہے۔ تو اس کا صاف نتیجہ یہی نکلتا ہے۔ کہ جب صانع کائنات انسان سے کہتا ہے۔ کہ تو یہ دعا مانگ کہ اے ہمارے رب ہمیں اس دنیا میں بھی اچھائی عطا کر۔ تو اس کا صاف مطلب یہی ہے۔ کہ وہ ہمیں اپنی اس صلاحیت کو استعمال کرنے کی صرف اجازت ہی نہیں دیتا۔ بلکہ اسکو استعمال کرنے کی تاکید فرماتا ہے۔

یہ سوال ہو سکتا ہے۔ کہ جب اسلام ہی نے اس مفاد اندوزی کا باب کھولا ہے۔ تو اس کا کیا سبب ہے۔ کہ وہ لوگ جن کے پاس براہ راست یہ پیغام حق موجود ہے۔ وہ تو کوئی ترقی نہ کر سکے۔ لیکن دوسری اقوام جنہوں نے اس کو مسلمانوں میں سے اڑا لیا۔ وہ اتنی ترقی کر گئے ہیں۔ ہم یہاں اس کا حقیقی جواب تفصیل سے تو نہیں دے سکتے۔ کیونکہ اس کا اللہ تعالیٰ کی مصالح سے بھی ضرور تعلق ہے۔ ہاں اس کے جو ظاہری اسباب ہیں۔ ان کی طرف مبہم سا اشارہ کر سکتے ہیں۔ اگر ازمنہ وسطیٰ کی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے۔ تو ثابت ہوگا کہ اس دور میں صرف مسلمان ہی علوم و فنون کے علمبردار تھے۔ اور انہوں نے نہ صرف اس وقت کی انسانی ذہن کی پونجی ہی کو محفوظ کیا۔ بلکہ اس کا راستہ ہی تبدیل کر دیا۔ مسلمانوں سے پہلے تقریباً تمام علوم نظری درجہ پر تھے۔ مسلمانوں نے سب سے پہلے ان کو مشاہدہ اور تجربہ کی کسوٹی پر کسنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ خود دانایان یورپ کو بھی اس بات کا اعتراف ہے کہ موجودہ تمام عملی علوم کے موجد مسلمان ہی تھے۔ اگر ایسا رجحان پہلے قبل از اسلام کے علماء میں پایا بھی جاتا تھا۔ تو وہ اتنا خفیف تھا۔ اور بعد میں مسلمانوں نے ان علوم کو اتنی ترقی دی تھی۔ کہ ان میں سے بعض کی اولیت کا سہرا صرف مسلمان علماء کے سر پر ہی باندھا گیا ہے۔ یہ ایک ایسی ثابت شدہ حقیقت ہے۔ کہ تاریخ علوم کے صفحات سے کبھی نہیں مٹائی جا سکتی۔ ہم نے اس کا ذکر صرف یاد دہانی کے لئے کیا ہے۔ تا کہ معلوم رہے۔ کہ مسلمان ہمیشہ ایسے ہی نہ تھے۔ جیسے کہ اب نظر آتے ہیں۔

آخر یہ ترقی کیوں رک گئی۔ جہاں تک ہم نے غور کیا ہے۔ بظاہر اسکی وجہ یہی معلوم ہوتی ہے۔ کہ آخری صدیوں میں مسلمان اقوام سیاسی طوائف الملوکی کا شکار ہو گئے۔ اور وہ علماء بھی جو جدید علوم و فنون کے موجد کہلا سکتے ہیں۔ چین اور امن سے اپنے اشغال میں منہمک نہ رہ سکے۔ دوسری اقوام کے خیالات کے زیر اثر مسلمانوں میں ایک وقت تو نظریاتی ملائی پیدا کر دی گئی۔ اور دوسری طرف لادینی تصوف نے راہ نکالی۔ ان دونوں نے مل کر مسلمانوں کی قوت عمل مجروح کر دی اور اسی کو ایسی گمراہیوں پر ڈال دیا کہ اب تک وہ اپنی بھول بھلیوں میں بھٹک رہے ہیں۔ یہاں تک کہ اب وہ ان حقائق کو پہچان ہی نہیں سکتے۔ جو اسلام نے سب سے پہلے ان کے سامنے پیش کئے تھے۔ وہ ان کو مغربی لباس میں دیکھ کر گھبرا جاتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ہالینڈ میں تبلیغ اسلام

ایک خاتون کا قبول احمدیت۔ ڈچ احمدیوں کا قابلِ قدر اخلاص

رپورٹ ماہ جولائی ۱۹۴۹ء

(از مکرم مولوی غلام احمد صاحب بشیر مقیم ہالینڈ)

انفرادی ملاقاتیں

اس ماہ ایک دفعہ مکرم حافظ صاحب اور خاکسار مسز سٹروکر کی دعوت پر ان کے ہاں گئے جہاں ایک جرنلسٹ بھی موجود تھے۔ قریباً تین گھنٹہ تک تعدد ازدواج۔ پردہ اسلامی اور ہستی باری تعالےٰ مقصد حیات وغیرہ امور پر تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ ایک دفعہ مکرم حافظ صاحب مسٹر علی العطاس کے ہاں تشریف لے گئے اور دو تین گھنٹہ تک بعض ضروری امور پر گفتگو فرماتے رہے۔

ایک دفعہ آپ فان برخ کے ہاں تشریف لے گئے اور تقریباً ایک گھنٹہ تک گفتگو کا موقعہ ملا۔ خاکسار کو ایک دفعہ بدھی پپیٹر کے ہاں جا کر دو گھنٹہ تک گفتگو کا موقعہ ملا۔ ایک دفعہ ڈاکٹر کرنم کے ہاں گیا جہاں دو تین گھنٹہ تک گفتگو ہوتی رہی۔ دو دفعہ مسٹر برجسمہ کے ہاں گیا اور ہر دفعہ دیر تک تبادلہ خیالات کا موقعہ ملتا رہا۔ ایک دفعہ مسٹر داخت کے ہاں جانے کا موقعہ ملا جن کے ساتھ دو گھنٹہ تک گفتگو ہوتی رہی۔ ان کے ایک لڑکے بھی موجود تھے جو اعلےٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ انہیں قبر مسیح کا اشتہار دیا وہ دیکھ کر حیران ہو گئے کہ ہم تو انہیں آسمان پر مان رہے ہیں وہ کشمیر میں کیسے چلے گئے تھوڑی دیر تک ان کے ساتھ اس موضوع پر تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ دو دفعہ وونگن کے ہاں جانے کا موقعہ ملا۔ ایک دفعہ مسٹر ہدو سانت جیلی سوسائٹی کے سیکرٹری کے ساتھ گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔ انہیں اسلامی اقتصادی نظام کی تفصیل بتائی ایک دفعہ دو امریکن پادریوں کے ساتھ بائبل کے غیر الہامی ہونے پر تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ ایک دن مسٹر ساوتو کے ہاں جا کر دو گھنٹہ تک گفتگو کا موقعہ ملا۔ مسئلہ تناسخ خاص طور پر زیر بحث آیا۔ نیز پروفیسر ڈوزی کی ایک کتاب جس میں انہوں نے قرآن مجید کے غیر محفوظ ہونے پر اعتراض کیا۔ جس کا تفصیل کے ساتھ جواب دیا گیا۔ ایک دفعہ مسٹر البروکر جو یونیورسل لیگ کی وائس پریذیڈنٹ ہیں سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ دو دفعہ مسٹر فان پراخ سائیکالوجسٹ (ماہر علم النفس) کے ہاں ان کے پرائیویٹ کلب میں شامل ہوا۔ جہاں بعض نئے دوستوں کے ساتھ واقفیت پیدا کرنے کا موقعہ ملا۔ ایک دن بعض دوستوں کے دریافت کرنے پر احمدیت کے بعض پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور ایک دن دوست مذکور نے ایک بیان متعلقہ کعبہ کی تصحیح کی۔ ایک دو دفعہ محترمہ اوقیہ جرمنی نومسلمہ سے ملنے کا موقعہ ملا۔ بعض ضروری مسائل کی وضاحت کی ایک دن خاکسار نارمن چرچ کے بپتسمہ کی رسم میں شامل ہوا اور بعض مشنریوں سے واقفیت پیدا کی۔ ایک کے ساتھ ڈیڑھ گھنٹہ تک تبادلہ خیالات کا موقعہ ملا۔

ایک خاتون کا قبول احمدیت

اس ماہ مسز لافان بیرلوف فان دوپن جو ایک اعلیٰ فوجی افسر کی بیوی ہیں بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گئیں۔ احباب ان کی استقامت اور اخلاص کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ ان کے والدین آسٹریلین ہیں اور ان کے دادا مصری اور دادی آئرلینڈ کی رہنے والی تھیں۔ یہ دونوں شادی کے بعد آسٹریلیا تشریف لے گئے اور انہوں نے آپس میں عہد کر لیا کہ بچوں کو اسلام یا عیسائیت قبول کرنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔ سن بلوغت کو پہنچنے پر وہ خود فیصلہ کریں گے کہ انہیں کونسا مذہب پسند ہے۔ چنانچہ خاتون موصوفہ کے والد جوان ہوئے تو انہیں موقعہ دیا گیا کہ دونوں میں سے جو پسند آئے اسے قبول کر لیں۔ انہوں نے کسی ایک کو دوسرے پر ترجیح نہ دی۔ اور کہا کہ ان کے نزدیک دونوں ہی اچھے ہیں۔ لہٰذا وہ نہ ہی مسلمان ہوئے اور نہ ہی عیسائیت پر عمل پیرا۔ انہوں نے بھی اپنے خاندان کی اس روایت کو زندہ رکھتے ہوئے اپنے بچوں کو آزادانہ مذہب اختیار کرنے کی اجازت دی۔ ان کے تین بچوں میں سے دو نے عیسائیت کو قبول کر لیا اور ایک خاتون موصوفہ نے اسلام کو ترجیح دی کیونکہ عیسائیت موجودہ تعلیم کی روشنی میں عقل کے مطابق نہ تھی۔ ان کے والد نے انہیں اسلامی کتب وغیرہ مہیا کرنے کی کوشش کی اور ایک مسلم استاد بھی رکھ دیا جن کا نام محمد عالم تھا۔ موجودہ علوم کے نتیجہ میں انہیں بہت سے سوالات پیدا ہوتے تھے جو وہ دوست مذکور سے دریافت کرتیں اور جب وہ صحیح طور پر تسلی نہ کر سکتے تو کہتے کہ مسلمانوں میں مختلف مذاہب ہیں موقعہ ملنے پر جو زیادہ عقل کے مطابق ہو اسے اختیار کر لیں۔ اسلام کا اثر بہر حال ان کی طبیعت پر تھا۔ ایک ڈچ فوجی افسر سے شادی کرنے کے بعد ہالینڈ تشریف لائیں۔ جہاں انہیں آئے تھوڑا ہی عرصہ ہوا تھا کہ نارمن چرچ کے دو مشنری ان کے مکان پر انہیں بھی تبلیغ کرنے لگے۔ محترمہ موصوفہ نے انہیں بتایا کہ وہ مسلمان ہیں اس لئے انہیں تبلیغ کرنے کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

یہ مشنری ایک دفعہ ہم سے مل چکے تھے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ یہاں مسلمان مشنری بھی ہیں۔ وہ سن کر حیران رہ گئیں کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اسلام اور مشنری۔ انہوں نے یقین دلایا کہ ہیگ میں موجود ہیں اور انہیں ہمارا ایڈریس وغیرہ دیا۔ کچھ دنوں کے بعد فون کے ذریعہ وقت مقرر کر کے تشریف لائیں۔ دو تین گھنٹہ تک گفتگو کرتی رہیں۔ انہیں اپنے سلسلہ کے حالات بتائے۔ قبر مسیح کے متعلق گفتگو ہوئی۔ انہیں بعض کتب مطالعہ کے لئے دی گئیں۔ جو انہوں نے غور سے مطالعہ کیں۔ اس کے بعد دو تین دفعہ ملاقات کے لئے تشریف لائیں۔ اور ہر دفعہ اور کتب مطالعہ کے لئے لے جاتیں۔ آخر شوکر کے فارم بیعت پر کر دیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک ان کا اسلامی نام جمیلہ رکھا گیا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے اسلام سے خاص محبت رکھتی ہیں اور قابل تعلیم یافتہ خاتون ہیں۔

ان کے خاوند یونان میں متحدہ اقوام کی طرف سے ملٹری آبزرور مقرر ہیں۔ احباب ان کے لئے خاص طور پر دعا فرماتے رہیں تا اللہ تعالےٰ ان کے اخلاص اور ایمان میں برکت دے اور بہتوں کی ہدایت کا موجب بنائے۔ وہ اپنے خاوند کو بھی تبلیغ کرتی رہتی ہیں اور وفاتِ مسیح اور قبر مسیح کے دلائل بتاتی رہتی ہیں۔ ان دنوں یونان تشریف لے گئی ہیں۔

متفرق

اس ماہ مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب ایک ضروری کام کے لئے تشریف لائے۔ بعض ضروری امور میں ان کی مدد کی گئی۔ اس کے بعد واپس جرمنی تشریف لے گئے۔

اس ماہ مکرم حافظ صاحب یہاں کے قید خانہ کے افسر سے تین چار دفعہ ملے۔ اور اپنے احمدی دوست سے ملنے کے لئے اجازت حاصل کرنے کی کوشش فرماتے رہے۔ انہوں نے کہا یہ پہلا واقعہ ہے کہ ایک مسلم مشنری اجازت حاصل کرنا چاہتا ہے چونکہ یہ قواعد میں داخل نہیں اس لئے کچھ وقت لگے گا۔ اس بارہ میں کوشش جاری ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

محترمہ ناصرہ زمرمن نے اس ماہ ترجمہ قرآن مجید کی دوہرائی و تصحیح مکمل کر لی ہے۔ اب سارا قرآن مجید ٹائپ بھی ہو چکا ہے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ اسے جلد شائع کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ مسٹر و مسز زمرمن نے بڑی محنت سے اس کام کو سرانجام دیا ہے اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے۔

محترمہ اوقیہ جرمنی نومسلمہ اس سال (انشاء اللہ) جلسہ سالانہ میں شرکت کا ارادہ رکھتی ہیں۔ اس ماہ مکرم حافظ صاحب ان کے پاکستان کے ویزہ کے لئے کوشش فرماتے رہے۔ مکرم حافظ صاحب اپنے لیکچر کی تیاری میں مشغول رہے۔ ڈچ زبان کے اسباق بھی دیتے رہے خاکسار نے ایک دوست کے سائیکلوسٹائل پر جا کر تین صد دعوتی چٹھیاں سائیکلوسٹائل کیں۔ دوستوں کو ڈاک کے ذریعہ دعوت نامے بھیجے اور کچھ اشتہارات بازار میں جا کر تقسیم کئے۔ اخبارات میں اعلانات دئیے۔ تقریر کی تیاری میں مشغول رہا۔ علاوہ ازیں جرمنی اور ڈچ زبانوں کا مطالعہ بھی جاری رہا۔ بعض اور کتب بھی زیر مطالعہ رہیں۔ ایک دفعہ محمود بر اتن سے قید خانہ میں جا کر ملاقات کی۔

مکرم حافظ صاحب اس دفعہ پھر ڈچ میں قرآن مجید ختم کرنے کی کوشش میں ہیں۔ اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے۔

ایک دن ایک جرنلسٹ تشریف لائیں جو ایک امریکن ہفت روزہ رسالہ Times کی نمائندہ ہیں۔ ان کے ساتھ دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ بہت سے امور کے متعلق انہوں نے معلومات حاصل کیں۔ بعد میں ایک پریس فوٹوگرافر بھی تشریف لائے۔ ہالینڈ میں ہماری تبلیغی مساعی کے متعلق رسالہ مذکورہ بالا میں ایک آرٹیکل بھی شائع ہوا۔ جس کا ترجمہ آئندہ ہدیہ ناظرین کیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

ہمارے ڈچ احمدی اللہ تعالےٰ کے فضل سے اپنے اخلاص اور ایمان میں ترقی کر رہے ہیں۔ مسٹر انور وان والک اب تقریروں میں بھی حصہ لیتے ہیں۔ اور جہاں تک ہو سکے دوسروں تک بھی پیغام حق پہنچانے کی کوشش فرماتے رہتے ہیں۔ بعض امور میں ہماری مدد بھی کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کے اخلاص میں اور بھی ترقی دے۔ آمین۔

محترمہ ناصرہ زمرمن خاص طور پر شکریہ کے قابل ہیں۔ ان کی مدد سے ہی ہم ڈچ زبان میں تقریر کر سکتے ہیں۔ وہ بڑی محنت سے ہماری تقریروں کا ڈچ میں ترجمہ کرتی ہیں۔ باوجود گھریلو مشغولیات کے وہ اس میں کوتاہی نہیں ہونے دیتیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے موصوفہ نے رمضان کے روزے رکھنے بھی شروع کئے ہیں۔ خدا تعالےٰ موصوفہ کو رمضان کی برکات سے پورے طور پر متمتع ہونے کی توفیق عطا فرمائے علاوہ ازیں تیس کے قریب خطوط لکھے گئے۔ بعض دوستوں کے خطوط پر انہیں لٹریچر ارسال کیا گیا۔

آخر میں احباب کی خدمت میں خاص طور دعا کی درخواست ہے۔ احباب اپنی دعاؤں میں ہم مبلغین کو ضرور یاد فرماتے رہیں۔ تا اللہ تعالےٰ ہمیں بڑھ چڑھ کر خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ اور وہ مبارک دن جلد آئے جبکہ تثلیث کا خاتمہ ہو اور توحید کا بول بالا ہو۔ تثلیث کدہ پر پرچم اسلام پوری شوکت کے ساتھ لہرائے۔ اللّٰھم آمین ثم آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان میں عربی زبان کا مستقبل

حکومت کے سامنے دس تجاویز!

(از مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعہ احمدیہ)

پاکستان ایک آزاد اور اپنی وسعت اور آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑی اسلامی سلطنت ہے دو سال قبل یہ سلطنت اپنا مستقل وجود نہ رکھتی تھی بلکہ متحدہ ہندوستان کا حصہ تھی۔ مسلمانوں کے سیاستدان اور زیرک طبقہ نے ضروری سمجھا۔ کہ اسلامی ثقافت کی ترویج۔ اسلامی تمدن کے قیام۔ دینِ اسلام کے استحکام اور مسلمانوں کی دینی و دنیاوی بہبودی کے لئے لازمی ہے کہ ان کی آزاد اور مستقل علیحدہ سلطنت ہو۔ چنانچہ طویل جدوجہد اور پیہم قربانیوں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستان کی سلطنت معرض وجود میں آئی۔ چونکہ اس تقسیم کا وجود ہی اس ارادہ کی تعبیر ہے کہ مسلمان اپنے دین اور اپنی تہذیب کو آزادانہ طور پر نشوونما پاتے دیکھنے کے متمنی ہیں اس لئے طبعی طور پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ عربی زبان کے لئے اس جدید سلطنت میں مستقبل میں کیا حیثیت اور درجہ حاصل ہوگا۔ کیونکہ مسلمانوں کی مذہبی زبان عربی زبان ہے۔ قرآن مجید جو اسلامی دستور زندگی کے لئے بمنزلہ اساس ہے۔ عربی زبان میں نازل ہوا ہے۔ احادیث نبویہ عربی میں ہیں۔ اور اسلام کے اکثر و بیشتر علوم کا ذخیرہ اسی زبان میں ہے ان حالات میں اگر پاکستان کو صحیح معنوں میں اسلامی سلطنت بننا ہے۔ تو اس کے لئے ناگزیر ہے۔ کہ عربی زبان کی اہمیت کو مدنظر رکھ کر اسے حقیقی مرتبہ اور صحیح مقام دیا جائے۔

(۲)

حکومت پاکستان نے اس ملک کے لئے اردو کو سرکاری زبان قرار دیا ہے۔ یہ فیصلہ یقیناً درست اور دانشمندانہ فیصلہ ہے۔ پاکستان جن علاقوں پر مشتمل ہے ان کے لئے قومی زبان بننے کی اہلیت صرف اردو زبان میں ہے۔ اس لئے ارباب حل و عقد نے اردو کو ملکی اور قومی زبان قرار دے کر صحیح راستہ اختیار کیا ہے۔ لیکن اردو زبان کو علمی رنگ میں اپنانے کے لئے عربی و فارسی زبان کی واقفیت ضروری ہے۔ کیونکہ ان دونوں زبانوں کو اردو کی تعمیر میں بنیادی دخل ہے اور اردو کے ادباء کے لئے الفاظ کے تلفظ اور ان کے وضعی معانی کو جاننے کی خاطر عربی زبان اور فارسی زبان میں معتدبہ دسترس ضروری ہے۔

پھر پاکستان اسلامی ملکوں کی امیدوں کا ماتجگاہ ہے وہ اس دنیا میں ان سے علیحدہ رہ کر تنہا زندگی بسر نہیں کر سکتا۔ قدرت کے اشاروں سے ظاہر ہے کہ پاکستان کو عالم اسلام میں قیادت کا فرض ادا کرنا ہے۔ اور اسلامی ملکوں کے باشندوں کی سیاسی و تمدنی مشکلات میں ان کی دستگیری کرنا اس کے کندھوں پر ہے۔ وہ جلد یا بدیر اس عظیم ذمہ داری سے عہدہ برا ہونے والا ہے۔ دنیا اسلام کے کروڑوں نفوس سے رابطہ اور تعلقات کے لئے صحیح ذریعہ عربی زبان ہی ہوگی۔ بیشک مغرب زدہ ممالک اسوقت اس ذریعہ کی غیر معمولی اہمیت سے غافل ہیں۔ اور استعماری سلطنتیں مسلمانوں کو دیر تک اس سے غافل رکھنا چاہتی ہیں۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں (اور آسمانی و زمینی تغیرات بھی اس کی تائید میں ہیں) کہ وہ وقت دور نہیں جب دنیا کے مشرق و مغرب میں پھیلے ہوئے مسلم ممالک اور ان میں بسنے والے مسلمان باشندے باہمی ارتباط کے لئے جس زبان کو ترجیح دیں گے وہ عربی زبان ہوگی۔ زبان قومی عزت کا نشان ہے اور مسلمانوں کی عالمگیر زبان ہونے کا فخر شرف عربی زبان کو حاصل ہے۔

پھر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ عربی زبان اپنی جامعیت اور کمال کے باعث بہترین زبان ہے۔ مخصوصاً روحانی معارف کے بیان کرنے اور انسان کی قلبی واردات کی تعبیر کے لئے اس سے موزوں تر زبان موجود نہیں ہے اور یہ ایک واضح صداقت ہے کہ عربی زبان ام الالسنہ ہے اس لحاظ سے عالم اسلام کی واحد ادبی زبان عربی ہو سکتی ہے۔ تمام علوم و فنون پر مشتمل اعلیٰ لٹریچر عربی زبان میں پیدا ہوگا اور مسلمان ادباء و محققین کی کاوشوں کے نتائج سب سے پہلے عربی زبان ہی بہرہ ور ہوگی۔

ایک اور نقطہ نظر یہ بھی ہے۔ کہ اسلامی فقہ اور قانون کے تمام دقائق کا انحصار عربی زبان کی وسعت پر ہے۔ قرآن مجید مرکزی نقطہ ہے اور اس نقطہ سے استعمال کے لئے عربی زبان ہی وسیلہ ہے مسلمانوں کے معاملات کے شرعی پہلو کو جاننے کے لئے بھی عربی زبان کی واقفیت لازمی ہے۔ پس عربی زبان ہر اسلامی سلطنت کے لئے بالخصوص پاکستان کے لئے اسی طرح ضروری ہے جس طرح انسانی زندگی کے لئے سانس ضروری ہے۔

(۳)

اس بارے میں حکومت پاکستان پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اس ملک میں حقیقی اسلامی سلطنت کا قیام اس امر سے وابستہ ہے کہ یہاں عربی زبان کا مستقبل کیسا ہے؟ میں نے حکومت کی ناگہانی مشکلات کو اس کی تعمیری کاموں سے عدم توجہ کے لئے گو وجہ جواز قرار دیا ہے۔ مگر اس سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ زندہ سلطنتیں ہنگاموں کے باوجود اپنے مستقبل پر دوگراموں کو نظر انداز نہیں کر دیتیں۔ وہ خار دار جنگلات میں اپنے لئے راستہ بنا لیتی ہیں۔ ارباب حکومت کا فرض ہے کہ وہ اسلامی سلطنت کے مستقبل اور بنیادی امور کے لئے تیز گامی سے کام شروع کریں۔ اور اس ضمن میں اس ملک میں عربی کے مستقبل پر خاص توجہ دیں۔ آج کے مضمون میں اس ذیل میں میں حکومت پاکستان کے سامنے مندرجہ ذیل اہم تجاویز پیش کرتا ہوں۔

(اوّل) حکومت کی طرف سے علم دوست اور عربی دان اصحاب کی ایک کمیٹی کا فوری تقرر ہو جو مدت مقررہ میں پاکستان میں عربی زبان کے رواج کے وسائل پر غور کر کے رپورٹ پیش کرے۔ جسے جلد عملی جامہ پہنایا جائے۔ سکولوں اور مدارس اور کلیات میں عربی زبان کی تدریس کے لئے فوری مناسب اقدام ہو۔

(دوم) حکومت اراکین سلطنت اور اپنے مسلمان کارندوں کے لئے ضروری قرار دے کہ وہ کم از کم اتنی عربی ضرور جانتے ہوں کہ قرآن مجید کا ترجمہ سمجھ سکیں۔

(سوم) حکومت مشرقی و مغربی پاکستان میں ابتداءً دس بڑے عربی کالج قائم کرے جو علوم عربیہ بالخصوص ادب و دینیات کی انتہائی تعلیم کے لئے مستقل درسگاہیں ہوں۔ ان میں ایسے طریق سے تعلیم دی جائے کہ طالب علم عربی زبان میں آزادانہ گفتگو کر سکیں۔ اور مضمون لکھ سکیں۔

(چہارم) پرانے عربی مدرسوں کا موجودہ نصاب فوری طور پر زیر غور لایا جائے اور اس میں ایسی تبدیلیاں کی جائیں جن کے نتیجہ میں اہل ملک کو شعور ہو سکے۔ کہ عربی زبان ایک زندہ زبان ہے اور انہیں عربی سیکھنے میں رغبت پیدا ہو سکے اور اگر ہو سکے۔ تو ان اداروں کی سرپرستی حکومت کرے۔

(پنجم) انگریز انگریزی زبان کی سرپرستی کرتے تھے اور انگریزی دانوں کے معیار زندگی کو بلند کرتے تھے۔ حکومت پاکستان فرض ہے کہ مذہبی لحاظ سے عربی زبان کی سرپرستی کرے اور عربی دانوں کے معیار زندگی کو اتنا اونچا کر دے کہ دوسروں کے لئے قابل رشک ہو۔ عربی زبان کے رواج دینے کا یہ زبردست ذریعہ ہے

(ششم) عربی زبان کی ترویج کے لئے جدید کتب کی اشد ضرورت ہے۔ اسکے لئے گورنمنٹ کی نگرانی اور مضبوط عربی پریس ہو اور عربی مطبوعات کی طباعت اور اشاعت کا خاص اہتمام کیا جائے۔ تاکہ باشندگان پاکستان کو ان کے مناسب حال اور سستی قیمت پر کتب مہیا ہو سکیں۔

(ہفتم) حکومت کی طرف سے عربی زبان کے رسائل اور اخبارات کی اشاعت کا انتظام بھی کیا جائے جن میں ہر طبقہ کے مسلمان کو عربی سے دلچسپی اور اس زبان میں ترقی کرنے کے لئے مواد مل سکے اس طرح سے عربی زبان ہر مسلمان گھرانہ میں داخل ہو جائے گی۔

(ہشتم) حکومت پاکستان دنیائے اسلام کے عربی دان علماء کو اپنے دار السلطنت میں ایک کانفرنس کے لئے مدعو کرے۔ جس میں چینی۔ جاوی۔ سماٹری ترکستانی۔ ہندوستانی۔ روسی۔ ترکی۔ یونانی۔ البانوی۔ عراقی۔ نجدی۔ یمنی۔ مصری۔ مراکشی۔ افریقی امریکن اور پاکستانی مسلمان عربی زبان میں اپنے مقالات و بیانات پڑھیں۔ اس طرح عالم اسلامی کا چنندہ حصہ باہم متعارف ہو جائے گا۔ اور عربی زبان کی ترقی اور اشاعت کے لئے عالمگیر ماحول پیدا ہوگا

(نہم) بیشک اس وقت انگریزی زبان جاننا بھی ضروری ہے۔ مگر حکومت پاکستان عربی کی ترقی کے سلسلہ میں یہ لازمی قرار دے دے کہ کسی پاکستانی کے کسی اعلیٰ عہدہ پر متعین ہونے کے لئے اس کا عربی زبان جاننا ایک امتیازی چیز سمجھی جائے گی۔

(دہم) حکومت پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک باہم خط و کتابت اور آپس کے معاہدات میں عربی زبان کو اصل زبان قرار دیں۔ اور باقی زبانیں تراجم سمجھے جائیں۔

فی الحال یہ چند تجاویز ہیں۔ حکومت پاکستان اگر عربی زبان کی ترقی کے لئے قدم اٹھائے۔ تو اس کے لئے نہایت مبارک ہے فلسطین میں یہود نے اسرائیلی سلطنت کے ذریعہ عبرانی کو زندہ کر لیا ہے۔ تو کیا پاکستان سے یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ وہ اسلامی سلطنت کی تعمیر کے لئے اسکے جزو لاینفک یعنی عربی زبان کو جو مسلمانوں کی مذہبی زبان ہے اس خطۂ پاک میں رائج کرے اور اس کے لئے شایان شان کوشش کرے۔ یقیناً یہ وقت کی اہم ضرورت ہے۔ واللہ لا یضیع اجر العاملین۔

(خاکسار:۔ ابو العطاء جالندھری)

درخواست دعا

یہ عاجز چھ سات ماہ سے مختلف پریشانیوں میں مبتلا ہے تین ماہ سے درد گردہ وغیرہ امراض سے علیل ہے۔ احباب اس عاجز کے لئے دعا فرمائیں۔ عاجز کی اہلیہ بھی ایک عرصے سے کمی خون و دیگر عوارض سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ عاجز کے بھائی محمد اسحاق کو خانگی پریشانیاں لاحق ہیں اور بیمار بھی رہتا ہے اسکے لئے بھی دعا فرمائیں۔

(محمد اسمٰعیل مولوی فاضل۔ وکیل ہائیکورٹ بادیگر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کا الزام

(از خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی ۔ واقف زندگی)

گزشتہ دنوں اخبار اہل حدیث ۲۴ جون کی اشاعت میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب ضمیمہ انجام آتھم سے چند اقتباسات نقل کر کے یہ نتیجہ نکالنے کی ناکام کوشش کی گئی ہے۔ کہ گویا حضرت مسیح موعود نے نعوذ باللہ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صریح توہین کی ہے۔ اخبار الفضل یکم جولائی میں محترم ایڈیٹر صاحب کی طرف سے اس کی تردید کر دی گئی ہے۔ لیکن تاہم اس سلسلہ میں آج کی صحبت میں بھی کچھ عرض کرتا ہوں۔

یہ امر یاد رہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتاب انجام آتھم میں عیسائیوں اور مسلمانوں کے مسلمات کے پیش نظر حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی دو تصویریں دکھائی ہیں۔ اور پادریوں کو چیلنج دیا ہے کہ وہ مرد میدان بن کر اناجیل کے پیش کردہ مسیح کو اسلام کا مقدس نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ثابت کر کے ... مگر یہ لوگ مقابلہ کی تاب نہ لاسکے۔

اور نہ ... ہیں۔ آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت اپنے عقیدہ کا اظہار کرتے ہوئے یوں تحریر فرماتے ہیں کہ

"ہم اس بات کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا سچا پاک اور راستباز نبی مانیں اور ان کی نبوت پر ایمان لائیں۔ سو ہماری کسی کتاب میں کوئی ایسا لفظ بھی نہیں ہے جو ان کی شان بزرگ کے برخلاف ہو۔ اور اگر کوئی ایسا خیال کرے۔ تو وہ دھوکا کھانے والا اور جھوٹا ہے"

(ایام الصلح سرورق صفحہ ۲)

اس حوالہ اور اس قسم کے دیگر درجنوں حوالجات سے روز روشن کی طرح ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کسی تصنیف میں بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق کوئی بے جا کلمہ تحریر نہیں فرمایا۔ البتہ آپ نے عیسائیوں کے ... یسوع مسیح کی نسبت اپنی بعض کتب میں اعتراضات کئے ہیں۔ اور وہ بھی اناجیل کی بناء پر۔ تاکہ عیسائی پادری جو آج تک اور ہمیشہ دن بالکوں کے سردار اور سو لوں کے فخر اور ہمارے مقدس آقا حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان میں گستاخانہ حملے کرتے رہتے ہیں باز آجائیں۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں۔

"ھٰذا ما کتبنا من الاناجیل علیٰ سبیل الالزام وانا نکرم المسیح ونعلمہ تقیاً ومن الانبیاء الکرام"

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۱۹ حاشیہ)

باتیں ہم نے انجیلوں کے حوالوں کی بناپر لکھی ہیں۔ ورنہ ہم تو حضرت مسیح کی عزت کرتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں۔ کہ وہ پارسا اور نبیوں میں سے تھے۔ اس حوالہ سے صاف عیاں ہے۔ کہ آپ نے اگر کسی کتاب میں کوئی سخت لفظ استعمال کیا ہے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت نہیں۔ بلکہ اس مسیح کی نسبت کچھ کہا ہے۔ جس کا نقشہ اناجیل ہمارے سامنے پیش کرتی ہیں۔ اور وہ بھی بطور الزام خصم۔

اخبار اہل حدیث کو چاہیئے تھا۔ کہ الزام تراشنے اور بہتان باندھنے سے قبل اپنے گریبان میں منہ ڈال کر سوچ لیتا کہ کہیں یہ اعتراض میری اپنی ہی ذات پر تو وارد نہیں ہوتا۔ اگر وہ ایسا کرتا۔ تو اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات والا صفات پر حملہ کرنے کی جرأت نہ ہوتی

ہمارے ناظرین حیران ہوں گے کہ "اہل حدیث" خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نقل کرتے ہوئے عیسائی پادریوں کے بالمقابل اسی طریق کو اختیار کرتا ہے جسے حضور علیہ السلام نے اختیار کیا ہے چنانچہ لکھتا ہے

"عیسائی مبلغین خواہ کتنا ہی زور ایڑی سے چوٹی تک مسیح کی معصومیت کو ثابت کرنے میں کیوں نہ لگائیں۔ ہرگز مریم اور اس کا لڑکا مسیح اس آلائش سے محفوظ نہیں رہ سکتے۔

خود جناب مسیح نے فقیہوں اور فریسیوں کو احمق لفظ سے خطاب کیا ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہوا کہ مسیح بھی اس گناہ عظیم کے مرتکب ہوئے۔

علاوہ ازیں انجیل میں مرقوم ہے کہ جناب مسیح اور ان کے شاگردوں کی کسی جگہ دعوت ہوئی تھی عجب اتفاق ہے کہ اس جلسہ میں شراب نوشی بھی جاری تھی۔ اچانک شراب ختم ہو گئی تو مسیح نے اپنے شاگردوں کو فرمایا کہ چھ مٹکوں میں پانی بھر دو انہوں نے ان کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے مٹکوں میں مناسب پانی بھر دیا۔ جناب مسیح نے اس کی شراب بنائی پس یہ امر بھی گناہ سے خالی نہیں۔

باوجود ان تمام امور کے ہم کسی صورت سے یہ کہنے کے لئے تیار نہیں کہ مسیح معصوم یعنی گناہوں سے بالکل پاک و مبرا تھا۔ یہ سب مذکورہ بالا واقعات ہم کو بتلاتے ہیں۔ کہ مسیح کی معصومیت کا دعویٰ کرنا غلط ہے" (اخبار اہل حدیث ۲۹ نومبر ۱۹۲۹ء صفحہ ۱۰ بحوالہ کتاب تجلیات رحمانیہ صفحہ ۳۶)

اہل حدیث دوستو! تم ہی ... انصاف سے کہو! کہ تمہاری اس تحریر سے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین لازم نہیں آتی اگر کہو کہ ہم نے تو عیسائیوں کے مسلمات کی رو سے لکھا ہے۔ تو پھر للہ بتاؤ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات والا صفات پر الزام توہین مسیح کیسا؟

آئینہ دیکھئے گا ذرا دیکھ بھال کر

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل سے خطاب کریں۔

چندہ جلسہ سالانہ

یہ کوئی پوشیدہ بات نہیں۔ کہ یہ جلسہ جس کو ہم جلسہ سالانہ کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ سال میں ایک دفعہ منعقد ہوتا ہے۔ اس کو منعقد کرنے کا مقصد ایک تو بڑے بڑے لوگوں کو جو ملازم یا تاجر پیشہ ہوتے ہیں۔ اور اپنے کاموں میں زیادہ معروف رہنے کی وجہ سے حق بات سننے سے قاصر رہتے ہیں۔ سال میں ایک دفعہ ان کو مدعو کر کے پیغام حق سنانا ہے۔ اور دوسرے اس کا مقصد یہ ہے۔ کہ جماعت کا وہ حصہ جسے کہ اپنی مصروفیات کے باعث مرکز میں آنے کا بہت کم موقعہ ملتا ہے۔ اس حصہ کے لوگ کم از کم سال میں ایک دفعہ مرکز میں ضرور تشریف لائیں۔ اور مرکز کی عمدہ اور دینی فضاء سے اپنے ایمان کو تازگی بخشیں۔ ان دو باتوں کے پیش نظر اس جلسہ کی بنیاد ڈالی گئی ہے پس ظاہر ہے یہ دونوں باتیں ہی ہمارے لئے بہت اہم اور ضروری ہیں۔ غیروں کو پیغام حق پہنچانا الٰہی جماعتوں کا فرض اولین ہے۔ اور دوسرے اپنے ایمان کی تازگی کے سامان مہیا کرنا۔ ویسے ہی ضروری ہے۔ جیسے غیروں کو حق تبلیغ کرنا جب یہ دونوں باتیں ضروری اور لازمی ہیں۔ اور انہیں دونوں باتوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے ہم جلسہ سالانہ منعقد کرتے ہیں۔ تو اس جلسہ سالانہ کو منعقد کرنے کے لئے صرف خیال کر لینا کہ ہم جلسہ کریں گے۔ کافی نہیں۔ جب تک اس خیال کو عملی جامہ نہ پہنایا جائے۔ اور عملی جامہ ہم اس وقت تک نہیں پہنا سکتے۔ جب تک کہ ہم اس کے لئے تمام قسم کے سامان جو اس کے انعقاد کے لئے ضروری ہیں۔ من کل الوجوہ مکمل نہ کر لیں۔ پس جب بلغ ما انزل الیک کے ماتحت اس جلسہ کا کرنا ضروری ہے۔ تو یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ دوبارہ خدا تعالیٰ پر صحیح معنوں میں ایمان لاتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ اس زمانہ میں بلغ ما انزل الیک کے مخاطب ہم لوگ ہیں۔ تو ہم اس جلسہ کے لئے تمام قسم کے ضروری سامان مہیا کرنے کے لئے کسی قربانی سے بھی جو ان سامانوں کے مہیا کرنے میں کرنی پڑے گریز کریں۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو چندہ جلسہ سالانہ میں دل کھول کر حصہ لینا چاہیئے۔ اور ایک دوسرے سے سبقت لیجانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ مومن نیکی میں کبھی پیچھے نہیں رہا کرتا اور نہ ہی مومن بخیل ہوتا ہے۔ بلکہ وہ اپنے مال کو خدا کا مال اور خدا تعالیٰ کے تمام خزانوں کو اپنے خزانے سمجھتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "میں یقیناً سمجھتا ہوں۔ کہ بخل اور ایمان ایک ہی دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔ جو شخص سچے دل سے خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے۔ وہ اپنا مال صرف اس مال کو نہیں سمجھتا جو اس کے صندوق میں بند ہے۔ بلکہ وہ خدا تعالیٰ کے تمام خزائن کو اپنے خزانے سمجھتا ہے اور امساک اس سے اس طرح دور ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ روشنی سے تاریکی دور ہو جاتی ہے"

پس آپ لوگوں کو چندہ جلسہ سالانہ میں جلسہ سالانہ کی ضروریات کے پیش نظر بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے۔ اور خصوصاً اس مرکز میں جب کہ ہر ایک چیز نئے سرے سے مہیا کرنی پڑتی ہے۔ ضروری ہے کہ پہلے سے زیادہ چندہ دیا جائے۔ آپ لوگوں کو خدا تعالیٰ نے نہایت اعلیٰ ثواب کا موقعہ عطا کیا ہے۔ ایک وقت آنے والا ہے کہ جب کہ جماعت میں بڑے بڑے لوگ داخل ہو جائیں گے۔ اور آپ کو وہ ان چندوں سے ہمیشہ کیلئے فارغ کر دیں گے۔ پس ان چندوں میں سبقت لے جانے کی سعی کرنی چاہیئے۔ اور ادا کرتے وقت خوش ہونا چاہیئے۔ اور فخر کرنا چاہیئے کہ ہم پر خدا تعالیٰ نے یہ فضل کیا۔ کہ اس نے ہمیں ایسے وقت میں خدمت دین کی توفیق عطا کی۔ کہ جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ فرمان ہے "کہ ایک وقت آئے گا۔ کہ جس میں ایک سجدہ جو اخلاص سے کیا جائے گا۔ وہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہو گا" پس وہ یہی وقت ہے۔ اس کو ضائع نہ کریں۔ اور جس قدر ہو سکے فائدہ حاصل کریں۔ کہ یہ وقت پھر کبھی نہیں آئے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اور خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا کرے آمین (نظارت بیت المال)

اپنے پیارے امام کی خوشنودی حاصل کریں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ "میں نے یہ سمجھتے ہوئے جماعت ایک بڑا قدم ترقی کے لئے اٹھا سکتی ہے لیکن ساتھ ہی یہ سمجھتے ہوئے کہ جماعت ابھی اس مقام پر نہیں پہنچی۔ کہ بلا شرط قربانی کیلئے تیار ہو جائے یہ تحریک کی تھی۔ کہ اس بڑی مصیبت کے نازل ہونے کے بعد جب کہ ہماری جماعت کی جائداد یں مکان کی صورت میں بھی ضائع ہو چکی ہیں۔ اور باہر اور قادیان میں ہمارے اخراجات بڑھ گئے ہیں وہ جماعت کے افراد ۲۵ فی صدی تک چندہ دیں"۔ مگر اس مجلس میں شریک ہونے والوں میں سے چند افراد کے سوا باقی جماعت نے اس میں حصہ نہ لیا۔ لیکن اس تحریک کو میں نے جاری رکھا ...... چنانچہ متواتر تحریک کے نتیجہ میں بہت سے لوگ جنہوں نے پہلے اس تحریک میں حصہ نہیں لیا تھا۔ اب انہوں نے بھی حصہ لینا شروع کر دیا ہے۔ اور شائد اب سینکڑوں تک ایسے لوگوں کی تعداد پہنچ گئی ہو۔ جنہوں نے ۲۵ سے ۵۰ فیصد تک چندہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔ لیکن جماعت کی تعداد لاکھوں کی ہے۔ ہزاروں کی بھی نہیں اس لئے سینکڑوں کا لفظ ہمارے لئے کسی قسم کی خوشی کا موجب نہیں ہو سکتا ہے۔"

پس آپ کے لئے لازمی ہے۔ کہ آپ اپنے پیارے اور واجب الاطاعت امام کی خوشی کو حاصل کرنے کے لئے تحریک مذکور میں ضرور حصہ لیں:۔ (نظارت بیت المال ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کامن ویلتھ کے وزرائے خزانہ کی کانفرنس کامیاب رہی

اعلان کے بعض اہم پہلو

لندن ۲۹ جولائی (ریڈیو سے) برطانیہ کے وزیر خزانہ سر سٹیفورڈ کرپس نے کہا ہے۔ کہ وزراے خزانہ کی کانفرنس بہت کامیاب رہی ہے۔ اس کانفرنس کا مقصد یہ تھا۔ کہ کامن ویلتھ کے ممالک کو جن معاشی مسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اور پچھلے مہینوں کے دوران میں سٹرلنگ علاقے کے سونے اور ڈالر کے ذخیرے میں جو کمی واقع ہوئی ہے۔ ان پر تبادلہ خیالات کیا جائے۔ کانفرنس کے بعد جو کمیونکے شائع ہوا۔ اس میں کہا گیا ہے۔ کہ سٹرلنگ علاقے کے ملکوں کے نمائندوں نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا۔ کہ کینیڈا بھی کانفرنس میں شریک ہوا۔ اور اس نے کارروائی میں حصہ لیا۔ اگرچہ کینیڈا ڈالر میں کمی کے مطلب سے میں شریک نہیں ہو سکتا۔ لیکن اس نے تمام تعمیری تجاویز کی تائید و حمایت کی۔ جنوبی افریقہ کی پوزیشن پر بھی خاص توجہ دی گئی۔ جو سٹرلنگ علاقے کے ڈالر پول سے تعلق نہیں رکھتا ——— کانفرنس نے اس امر پر اظہار پسندیدگی کیا۔ کہ برطانوی نو آبادیات بالخصوص ملایا نے زیادہ سے زیادہ ڈالر حاصل کرنے میں مدد دی۔ اس امکان پر بھی غور کیا گیا۔ کہ یہ نو آبادیات اپنی مساعی میں اضافہ کریں۔ "وزراء نے سٹرلنگ علاقے کی فوری اور لمبے عرصے کی معاشی حالت پر تبصرہ کیا۔ اور اس یقین کا پھر اظہار کیا۔ کہ سٹرلنگ کی طاقت اور پائیداری نہ صرف سٹرلنگ علاقے کے ہر ممبر بلکہ دنیا بھر کے لئے ضروری ہے۔ سٹرلنگ علاقے کے مرکزی ریزرو کے بھاری نقصان کو روکنے کے لئے فوری اقدام کے طریقے سوچے گئے۔ اور وزراء نے اس امر پر اتفاق کیا۔ کہ وہ اپنی حکومتوں کو اسی طرح کا اقدام کرنے کی سفارش کریں گے جیسا برطانیہ نے کیا ہے"۔

کمیونکے میں بتایا گیا کہ فوری مقصد تو یہی ہے کہ سٹرلنگ علاقے کے ریزرو کی حفاظت کی جائے۔ لیکن پچھلے چند مہینوں کے مسائل اصل میں گہری مشکلات کا نتیجہ ہیں۔ اجلاس میں یہ بات نوٹ کی گئی ہے کہ امریکہ۔ کینیڈا اور برطانیہ کے وزرائے خزانہ اس بات پر پہنچے۔ کہ عالمگیر تجارت کا ایک ایسا نمونہ قائم ہونا چاہئے جس میں ڈالر والے اور غیر ڈالری ممالک کی تجارت ساتھ ساتھ چل سکے۔ اس بات پر اتفاق کیا گیا۔ کہ سٹرلنگ علاقے کے مختلف ممالک زیادہ سے زیادہ ڈالر حاصل کرنے کیلئے اپنے ذرائع کو زیادہ موثر انداز میں بروئے کار لائیں۔ بحیثیت عملی اقدام تجویز کئے گئے۔ وزراء نے ان ممالک کی خاص پوزیشن کو بھی تسلیم کر لیا۔

دلی میں قومی عجائب خانہ ——— ایک کروڑ روپیہ کے خرچ کا اندازہ

نومبر ۱۹۴۲ء میں بنگال کی رائل ایشیاٹک سوسائٹی نے ہند سرکار کو ایک مکتوب ارسال کیا تھا جس میں یہ سفارش کی گئی تھی۔ کہ نئی دہلی میں ہندوستانی آثار قدیمہ۔ تاریخ اور فنون لطیفہ کا ایک قومی عجائب خانہ کھولا جائے۔ ہند سرکار نے سکیم کو منظور کرتے ہوئے ڈائرکٹر جنرل محکمہ آثار قدیمہ کو ایک خاکہ تیار کرنے کی ہدایت دی تھی۔ جس میں مشاورتی بورڈ نے ۱۹۲۵ء میں یہی سفارش دہرائی۔ اور اقدامات کے لئے تاکید کی۔ بعد ازاں سر موریس گوئیر نے وائس چانسلر دلی یونیورسٹی کی زیر صدارت ہند سرکار نے ایک کمیٹی ایک تفصیلی رپورٹ پیش کرنے کے لئے قائم کی جس میں نظم و نسق۔ عمارت اور دوسرے پہلوؤں پر تسلی بخش روشنی ڈالی گئی ——— عجائب گھر کے مقصد کی کامیابی کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ اس کی عمارت ایک مرکزی مقام پر تعمیر ہو۔ جہاں نہ صرف ہندوستان بلکہ غیر ملکوں کے شائقین بھی آئیں۔ اس خیال سے قومی عجائب گھر کو سوائے دہلی اور کہیں تعمیر نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ یہ غیر ملکی سفیروں اور آئین ساز اسمبلیوں کی نمائندگی کی آماجگاہ ہے۔ تاہم دلی کی عمارتوں میں کوئی بھی عمارت عجائب گھر کے لئے موزوں نہیں۔ لہذا یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ نئی دہلی میں کنگز وے اور کوئینز وے کے سنگم پر مجوزہ عجائب گھر کی عمارت کے لئے ایک قطعہ متعین کر دیا جائے۔ اندازہ ہے کہ اس میں عجائب گھر کے لئے جدید قسم کی عمارت پر کم سے کم ایک کروڑ روپیہ خرچ آئے گا۔ لہذا موجودہ مالی حالات کے پیش نظر عمارت کی تعمیر کا کام فوراً شروع کیا جانا ممکن نہیں۔ ان حالات میں حکومت ہند کی تجویز ہے۔ کہ مجوزہ عجائب گھر کے لئے ایک الگ عمارت کی تعمیر ہونے تک گورنمنٹ ہاؤس کے ایک حصہ میں جگہ دی جائے۔ اس مقصد کے لئے ہز ایکسلنسی گورنر جنرل گوپال آچاریہ نے حکومت ہند کو مطلوبہ جگہ کی پیشکش کر دی ہے۔ عجائب گھر قائم کرنے کے لئے کام شروع کیا جا چکا ہے۔ اور امید ہے کہ ۱۵ اگست ۱۹۴۹ء تک لوگوں کی نمائش کے لئے کھول دیا جائے گا۔

اب فیصلہ کیا گیا ہے کہ ابتدا میں فنون لطیفہ۔ نشریات۔ آثار قدیمہ کے شعبے ہوں گے۔ اور جوں جوں سرمایہ اور جگہ کی سہولتیں ملتی جائیں گی۔ باقی شعبے بھی شامل کر لئے جائیں گے۔ (ر۔ و۔ س)

احباب جماعت سماٹرا کے لئے درخواست دعا

مکرم مولوی محمد سعید صاحب انصاری واقف زندگی مبلغ سماٹرا اپنی تبلیغی رپورٹ مورخہ ۶-۶-۴۹ میں تحریر فرماتے ہیں

اس وقت جماعت کی تعلیم و تربیت اور لوکل تبلیغ کے علاوہ کوئی کام نہیں ہو رہا۔ ہفتہ میں دو تین بار درس دیا جاتا ہے۔ ہفتہ میں چار مرتبہ قرآن کریم اردو اور مسائل احمدیہ کے متعلق کلاس دار پڑھائی ہوتی ہے زائد وقت میں تبلیغ کی جاتی ہے۔ شہر کی حدود سے باہر جانا اس وقت جان کو ہلاکت میں ڈالنے کے مترادف ہے۔ ڈچ ایکشن سے جو دسمبر ۱۹۴۸ء میں شروع ہوا ملک میں انتہائی بد امنی ہے۔ اور معصوم اور بے گناہ بھی بے دریغ قتل ہو رہے ہیں۔ ہماری جماعت کے پرانے امیر صاحب مکرم جناب ابوبکر صاحب جو قادیان میں بھی تشریف لے گئے تھے۔ ان کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ انہیں ڈچوں نے گولی سے ہلاک کر دیا ہے۔ اسی طرح مولوی ابوبکر ایوب صاحب فاضل کے قریبی رشتہ دار (برادر نسبتی) برادرم زین العابدین صاحب کو بھی ڈچوں نے قتل کر دیا ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مولوی صاحب موصوف خود بھی ایک عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ اور اب صحت کافی خراب ہے وہاں پر کوئی خاص علاج کا بھی انتظام نہیں۔ احباب سماٹرا کے لئے نیز مولوی صاحب کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ وکیل التبشیر تحریک جدید

پتہ مطلوب ہے

10/56073 2 جمعدار نیاز الدین احمد کریم منزل دار الفضل قادیان ضلع گورداسپور کا موجودہ پتہ اگر کسی صاحب کو معلوم ہو۔ یا وہ خود اس اعلان کو پڑھیں۔ تو نظارت ہذا کو اطلاع دیں۔ کیونکہ کسی خاص امداد کے لئے ان کے موجودہ پتہ کی سخت ضرورت ہے۔ ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ

ضروری تصحیح

الفضل نمبر ۱۶۵ مورخہ ۱۷-۷-۴۹ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شعر غلط چھپ گیا ہے۔ اصل شعر اس طرح ہے

شان احمد را کہ داند جز خداوند کریم
آنچناں از خود جدا شد کز میاں افتاد میم

درخواست ہائے دعا

میرا نوجوان لڑکا عزیزی نور علی ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلا آتا ہے۔ درمیان میں قدرے افاقہ ہو گیا تھا مگر اب پھر زیادہ بیمار ہو گیا ہے احباب درد دل سے عزیز موصوف کی صحت کاملہ و درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں:۔ خاکسار یوسف علی مفرح حیات دواخانہ

۲۔ میری صحت عرصہ سے کمزور ہے نیز روحانی و جسمانی ترقیات کیلئے ناظرین دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ فلاح دارین عطا فرمائے خاکسار رفیق احمد بھٹی۔ کنری سندھ۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عزیزم سید امیر شاہ صاحب کو مورخہ ۲۵ رمضان المبارک مطابق ۲۲ جولائی ۱۹۴۹ء بروز جمعہ پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ بچہ کا نام مبارک احمد رکھا گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ عزیز کو نیک خادم دین بنائے۔ اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ (محمد بدر الدین احمدی کیرانوالہ ضلع گجرات)

الفضل میں اشتہار دیکر
اپنی تجارت کو فروغ دیں

اکسیر اٹھرا
حمل گر جاتا ہو۔ بچے پیدا ہو کر مر جاتے ہوں۔ اس کا استعمال از حد مفید ہے۔
قیمت مکمل خوراک بیس روپے
شفاخانہ رفیق حیات نزد نگ بازار سیالکوٹ

اس زمانہ کا ربانی مصلح
اس کا دعویٰ اور اس کی تعلیم
اسکے اپنے الفاظ میں
حق کے طالب مفت
تبلیغ کیلئے ایک روپیہ کے چار
عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

محلول خاص: مادہ تولید کو ضائع ہونے سے بچاتا ہے:۔ قیمت ایک پونڈ بوتل دس روپے:۔ فہرست مفت منگوائیں:۔ دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

حب مسان:۔ سوکھے کا مجرب علاج فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ:۔ میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دہلی کا "اناج زیادہ پیدا" کرنے کی مہم میں حصہ

نئی دہلی ۲۹ جولائی ملک کو خوراک کے بارے میں خود مکتفی بنانے کے پروگرام کے ایک جزو کے طور پر مرکزی وزارت زراعت نے ایک نئی مہم کا آغاز ہے۔ شہر دہلی کے غرب وجوار میں ستائیس سو ایکڑ خالی زمینوں کو اناج کے کھیتوں میں تبدیل کر دیا جائے گا۔ اس مقصد کے لئے سروے کرنے کا انتظام کر دیا گیا۔ اس رقبہ میں مندرجہ ذیل تین بڑے قطعات اراضی شامل ہیں۔ شمس پور۔ گاؤں والا اور سرخلی والا کے موضعات کے چودہ سو ایکڑ۔ راج گھاٹ لیرا اٹھا میدان اور جمنا کے پل کے مابین واقعہ سات سو ایکڑ اراضی۔ ۳۔ ونگ برج اور راج گھاٹ بجلی گھر کے مابین واقعہ ۱۲۵ ایکڑ کا رقبہ یہ قطعات دراصل دہلی امپرومنٹ ٹرسٹ نے حاصل کئے تھے اب ان زمینوں کو نجی طور پر ٹھیکیداروں کو نیلام کر دیا تھا۔ جو ان کو چراگاہوں کے طور پر استعمال کر رہے تھے۔ وزارت زراعت نے اب موجودہ پٹے منسوخ کر دیئے۔

پتھر کے کوئلہ کی قیمت

لاہور ۲۹ جولائی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ اب سے ضلع لائلپور میں پتھر کے کوئلہ کی قیمت فروخت ۳ - ۹ - ۳ (روپیہ آنے پائی) فی من مقرر کی گئی ہے اور یہ مقامی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ۔ ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر یا ایڈیشنل ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر کی طرف سے جاری شدہ پرمٹوں پر ایندھن کے کسی بھی ڈپو سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

کوئی بھی شخص یہ کوئلہ یا اس کا چورہ مقامی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی تحریری اجازت کے بغیر فروخت نہیں کر سکے گا۔

ایندھن کے تمام ڈپو ہولڈر اس کوئلے کی خرید و فروخت رجسٹروں میں درج کرینگے اور ہر مہینے کی پانچ تاریخ تک متعلقہ افسر کو ماہانہ حساب مجوزہ فارم پر روانہ کریں گے اس اعلان کی خلاف ورزی کرنیوالا اسینشل سپلائیز (ٹمپریری پاورز) ایکٹ ۱۹۴۶ء کی رو سے سزا کا مستوجب ہو گا۔

پرائیویٹ پناہ گیروں کی فیس معاف

نئی دہلی ۲۹ جولائی۔ وزارت بحالیات نے صوبوں اور ریاستوں کی حکومتوں کو ہدایت کی ہے کہ میٹرکولیشن کے امتحانات میں پرائیویٹ پناہ گیر طلبار کو امتحان کی فیس کی ادائیگی کی جو معافی دی گئی ہے وہ مالی سال کے آخر تک دی جائے

دہلی کی بارش اور مکانات!

نئی دہلی ۲۹ جولائی۔ انہیں دنوں دہلی میں جو موسلا دھار بارش ہوئی تھی اس سے نئی دہلی کے شمالی توسیع شدہ علاقہ میں تین سرکاری بنے ہوئے مکانات کو نقصان پہنچا ہے۔ غالباً یہ نقصان تعمیر کی خرابی کی بنا پر ہے۔ وزیر بحالیات نے اسے سخت قابل اعتراض سمجھا اور اس سے متعلق تحقیقات کا حکم دیا ہے اور چیف انجینئر سے کہا گیا ہے کہ وہ اس معاملے کی جانچ پڑتال کرے اور جن ٹھیکیداروں کے سپرد یہ کام کیا گیا تھا ان کی ادائیگیاں روک دیں۔

ضلع راولپنڈی کے جنگلات سے ہر سال دس ہزار من رال حاصل ہو سکتی ہے۔

لاہور ۲۹ جولائی۔ محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب کی اطلاع مظہر ہے کہ حکومت مغربی پنجاب کا محکمہ جنگلات ضلع راولپنڈی کے گذارا جنگلات میں گزشتہ چند ماہ سے رال حاصل کرنے کے سلسلے میں انتظامات کر رہا ہے۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ ان جنگلات سے ہر سال دس ہزار من کے قریب رال حاصل ہو سکتی ہے۔ جس کی قیمت ایک لاکھ اسی ہزار روپے ہوتی ہے۔

اس سلسلہ میں محکمہ کی کوششیں کچھ کامیابی سے ہمکنار ہو چکی ہیں۔ مگر بعض خود غرض افراد بعض جنگلاتی رقبوں پر ناجائز طور پر قابض ہو کر دیہاتیوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ کہ حکومت ان جنگلات پر قبضہ کرنا چاہتی ہے۔ یہ الزام بالکل بے بنیاد ہے۔ یہ جنگل دیہات والوں کے لئے ہیں۔ حکومت ان پر قبضہ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔ محکمہ جنگلات وہاں جو تجربے کر رہا ہے۔ وہ محض عوام کے فائدے کے لئے ہیں اگر یہ تجربے مکمل طور پر کامیاب ہو گئے۔ تو لوگوں کو آمدنی کا ایک نیا ذریعہ حاصل ہو جائے گا۔

ملتان ڈویژن میں سالانہ پھلوں کی نمائش

لاہور ۲۹ جولائی۔ محکمہ تعلقات عامہ کا اعلان مظہر ہے کہ ملتان ڈویژن میں سالانہ پھلوں کی نمائش ۳۱ جولائی ۱۹۴۹ء کو ایمرسن ہال ملتان میں ہو گی۔ نمائش صرف آموں اور کھجوروں کی ہو گی۔ نمائش کا انتظام ڈپٹی ڈائرکٹر زراعت ملتان کر رہے ہیں۔ اعلیٰ اقسام کے لئے نقد انعامات اور سرٹیفکیٹ دیئے جائیں گے۔ نمائش میں حصہ لینے والے اصحاب اپنی اقسام ایمرسن کالج ہال میں ۳۰ جولائی ۱۹۴۹ء تک جمع کرا دیں۔

درس القرآن کے اختتام پر اجتماعی دعا

ایک ایمان افروز واقعہ!

امسال رمضان المبارک میں لاہور رتن باغ میں قرآن مجید کا درس دیا گیا۔ چونکہ درس کے اختتام پر اجتماعی دعا کی جاتی ہے اور عموماً سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں یہ درخواست کیجاتی تھی کہ حضور یہ دعا کروائیں۔ لیکن اس دفعہ حضور کوئٹہ میں تشریف فرما ہیں۔ اسلئے احباب کی یہ شدید خواہش تھی۔ کہ حضرت امیر المومنین کی عدم موجودگی میں صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب دعا کروائیں۔ لیکن آپ کی طبیعت میں چونکہ بہت حجاب ہے اور آپ حتی الوسع ایسے کام سے اجتناب فرماتے ہیں جن میں امامت کا رنگ پایا جائے یا آگے آنے کا سوال ہو۔ اس لئے جب بعض احباب نے دعا سے ایک دو دن پہلے اس بارہ میں آپ سے ذکر کیا تو آپ نے اس سے معذوری ظاہر کی۔

دعا کے دن نماز ظہر کے بعد میں آخری پارہ کا درس دے رہا تھا۔ تو اس دوران میں بڑی شدت سے مجھے یہ احساس ہوا کہ رمضان المبارک کا آخری عشرہ ہونے نیز درس القرآن کے ختم ہونے کی وجہ سے یہ دعا ایک خصوصی رنگ رکھتی ہے۔ اور قادیان دار الامان میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ مسجد اقصیٰ میں جب یہ دعا فرمایا کرتے تھے تو اس دعا میں شریک ہونیوالوں کی کثرت کی وجہ سے مسجد اپنی وسعت کے باوجود تنگ ہو جاتی تھی اور دعا کیوقت سوز وگداز اور گریہ وزاری کیوجہ سے جو کیفیت پیدا ہوتی تھی۔ وہ حد بیان سے باہر ہے۔ پس لازماً ایسے موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی عدم موجودگی میں حضرت میاں صاحب موصوف کو دعا کرانی چاہیئے۔ اور آپ ہی اس کے لئے زیادہ موزوں ہیں۔ چنانچہ میں نے اسی وقت آپ کی خدمت میں لکھا۔ کہ یہ موقعہ ایسا ہے کہ حضور دعا کرائیں۔ اور احباب کی بھی اس بارہ میں بڑی خواہش ہے۔ اس کے جواب میں آپ نے تحریر فرمایا۔

"دعا میں انشاء اللہ ضرور شریک ہوں گا لیکن ابھی تک میرا یہی اصول رہا ہے کہ از خود کوئی کام ایسا نہیں کرتا۔ جس میں کوئی امامت کا پہلو پایا جائے۔ اور نہ کسی ایسے دوست کے کہنے پر کرتا ہوں۔ جس کا کہنا میرے لئے حکم کا رنگ نہ رکھتا ہو۔ کیونکہ یہ بھی عملاً وہی بات بن جاتی ہے۔"

چنانچہ آپ کے اس جواب کے بعد مکرم ڈاکٹر غلام غوث صاحب کی خدمت میں عرض کر دیا گیا۔ کہ نماز عصر کے بعد وہ دعا کرائیں گے۔ جب دعا کا وقت قریب آیا۔ اور حضرت میاں صاحب۔ شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور اور بہت سے احباب رتن باغ میں اکٹھے ہو گئے۔ تو معلوم ہوا کہ مکرم ڈاکٹر غلام غوث صاحب جنہوں نے دعا کرانی ہے۔ وہ ابھی نہیں پہنچے۔ ایک لڑکا انہیں بلانے کے لئے بھیجا۔ لیکن وقت بہت تنگ ہو رہا تھا اس پر جناب شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت لاہور نے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سے درخواست کی۔ کہ آپ ہی دعا کروائیں۔ کیونکہ وقت تنگ ہو رہا ہے۔ اس پر آپ نے پہلے تو تردد فرمایا۔ لیکن امیر صاحب کے دوبارہ کہنے پر دعا کے لئے ہاتھ بلند کر دیئے۔ اور نہایت ہی درد اور رقت سے ۲۰ منٹ تک مجمع سمیت دعا فرمائی۔

دعا کے ختم ہونے پر جب میں میاں صاحب محترم سے ملا تو میں نے عرض کیا کہ دیکھیئے اللہ تعالےٰ نے کس طرح بہت سے دوستوں کی خواہش کو پورا کیا۔ تو آپ نے مسکرا کر فرمایا ہاں درست ہے۔ میں اپنی طبیعت کے لحاظ سے تو کسی کام میں آگے ہونے کو پسند نہیں کرتا۔ لیکن جب مجھے یہاں کی جماعت کے امیر صاحب نے کہا تو ان کی بات ماننی پڑی۔

اللہ اللہ اطاعت امیر کا کتنا زبردست جذبہ ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال قبل اطاعت کی اس روح کو صحابہ میں قائم فرمایا تھا۔ اور آج ابناء فارس کے ذریعہ پھر ہم اسے ایک روشن حقیقت کے طور پر محسوس کر رہے ہیں۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کی ذات گرامی سے سلسلہ کا ہر فرد واقف ہے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذریت طیبہ کے ایک درخشندہ ستارے ہیں۔ اور جماعت کا ہر فرد آپ کی آواز پر لبیک کہتا ہے لیکن اطاعت امیر کا نمونہ دیکھیئے۔ کہ ایک ایسی بات کے متعلق جس سے آپ کئی بار معذوری کا اظہار فرما چکے ہیں۔ جب وہی بات امیر کی طرف سے کہی جاتی ہے۔ تو آپ اسے قبول فرما لیتے ہیں

سلام علیکم یا اھل البیت

خاکسار ملک محمد عبد اللہ لاہور